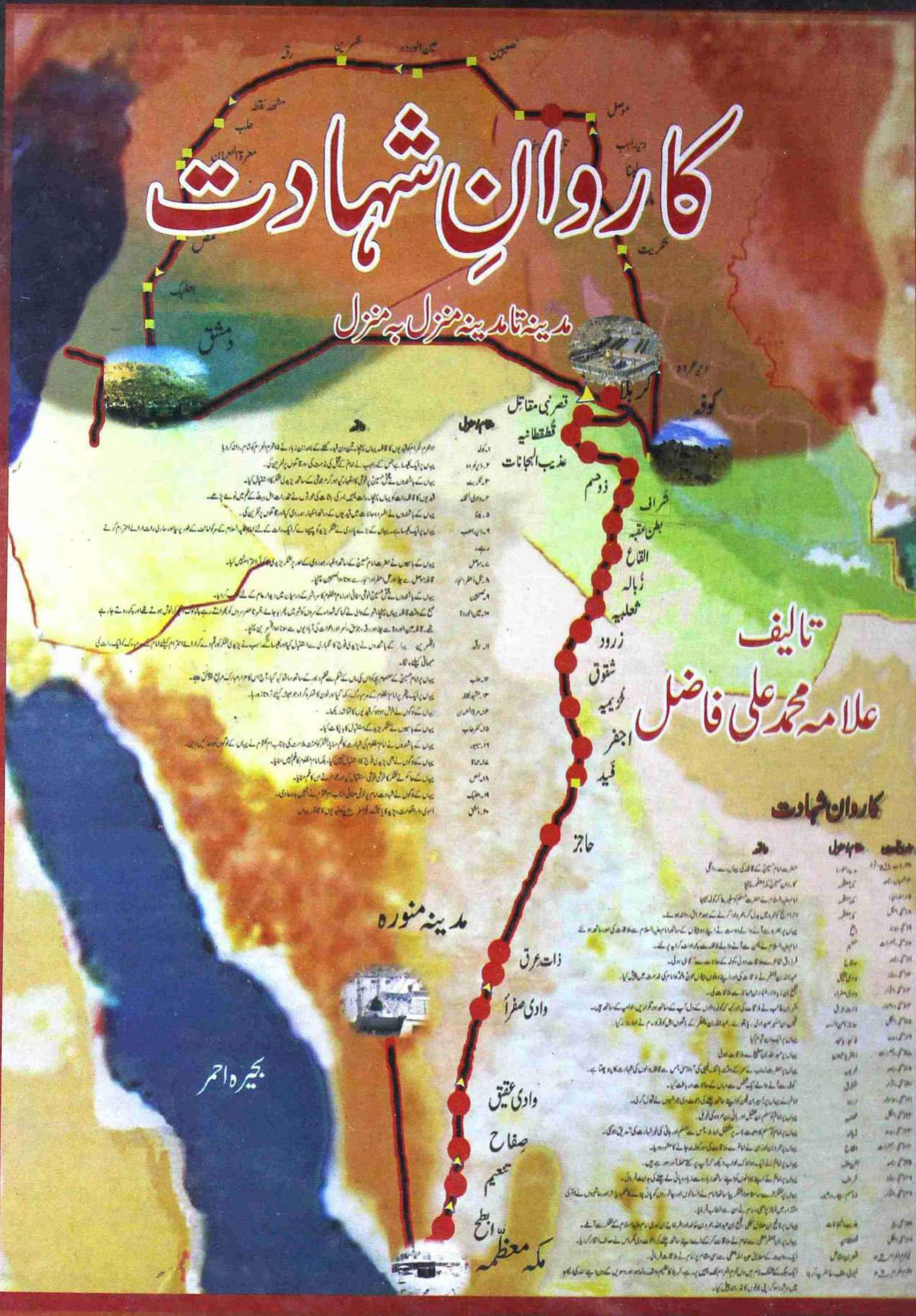


کاروانِ شہادت
مدینہ تا مدینہ منزل بہ منزل
تالیف
علامہ محمد علی فاضل
دمشق
کربلا
کوفہ
قصر بنی مقاتل
قطقطانیہ
عذیب الہجانات
ذو حسم
شراف
بطن عقبہ
القاع
زُبالہ
ثعلبیہ
زرود
شقوق
خزیمیہ
اجفر
فید
حاجز
مدینہ منورہ
ذات عرق
وادی صفرا
وادی عقیق
صِفاح
تنعیم
ابطح
مکہ معظّمہ
بحیرہ احمر
کاروانِ شہادت

قال سیّد الشّهدآء ابوعبد الله الحسین علیه السلام :

............اِنَّما خَرَجْتُ لِطَلَبِ الْاِصْلاحِ فِی اُمَّةِ جَدّی ............

# کاروانِ شہادت

مدینه تا مدینه، منزل به منزل

HadiTV

تالیف

حجۃ الاسلام والمسلمین علامہ محمد علی فاضل مدظلہ العالی

ناشر:

مکتبۃ الھادی

جامعۃ الکوثر ـ اسلام آباد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

## تعارف کتاب

نام کتاب: کاروانِ شہادت، مدینہ تامدینہ، منزل بہ منزل

تالیف: حجۃ الاسلام والمسلمین علامہ محمد علی فاضل

پیشکش: ہادی ٹی وی اسلام آباد مرکز

ناشر: مکتبۃ الہادی _ جامعۃ الکوثر اسلام آباد

تعاون: جامعہ امام جعفر صادق علیہ السلام (رجسٹرڈ)

راجن پور، پنجاب پاکستان

فنی تعاون: مہدی فاضل

ملنے کا پتہ: مکتبۃ الہادی - جامعۃ الکوثر سیکٹر H-8/2

اسلام آباد فون: 0333-6446072

اشاعت دوم: 2010ء

ہدیہ: -/350 روپے

# ۳/محرم الحرام
## (بروز جمعہ)

### کربلا کی طرف فوجوں کی روانگی:

(ارشاد شیخ مفید جلد۲ص۸۴) میں ہے کہ) حضرت امام حسین علیہ السلام کے کربلا پہنچنے کے ایک دن بعد یعنی تین محرم الحرام کو عمر بن سعد کوفہ سے چار ہزار کا لشکر لے کر کربلا پہنچ گیا۔

بعض مورخین نے لکھا ہے جیسا کہ (طبقات ابن سعد، حالات امام حسین علیہ السلام) میں ہے کہ، عمر سعد کے قبیلہ ___ بنوزھرہ ___ کے لوگ اس کے پاس آئے اور اس سے کہا:

''ہم تمہیں خدا کی قسم دے کر کہتے ہیں کہ امام حسین (علیہ السلام) کے ساتھ جنگ کرنے سے باز آجاؤ، کیونکہ اس سے ہمارے اور بنو ہاشم کے درمیان دشمنی کھڑی ہو جائے گی''

یہ سن کر اس نے ابن زیاد کو اپنا استعفا پیش کر دیا:

''لیکن ابن زیاد نے اسے منظور کرنے سے انکار کر دیا اور عمر سعد نے اس پر اصرار نہیں کیا اور کربلا کی طرف روانہ ہو گیا''

(کتاب الامام الحسینؑ واصحابہ میں ہے کہ) بعض مورخین یہ بھی لکھتے ہیں کہ عمر سعد کے دو بیٹے تھے جن میں سے ایک کا نام حفص تھا، وہ اپنے باپ کو امام حسین علیہ السلام کے ساتھ جنگ کرنے کیلئے تشویق وترغیب دلا رہا تھا جبکہ اس کا دوسرا بیٹا اسے سختی سے روکتا رہا، انجام کار حفص بھی اپنے باپ کے ساتھ راہی کربلا ہو گیا۔

### زمین کربلا کی خرید:

(مجمع البحرین جلد۵ص۴۶۱،کلمہ کربل) کے مطابق، تین محرم کو رونما ہونے والے واقعات میں یہ بھی ہے کہ حضرت سید الشہداء علیہ السلام کربلا کی سرزمین کا ایک ٹکڑا کہ جس میں آپ کی قبر مبارک بھی ہے نینوا اور غاضریہ والوں سے ساٹھ ہزار درہم کے بدلے میں خرید فرمایا اور ان سے یہ شرط کی کہ میری زیارت کیلئے آنے والوں کی رہنمائی بھی کریں گے اور تین دن تک ان کی میزبانی بھی کریں گے۔

## اصحاب امامؑ کی ہوشیاری:

(تاریخ طبری جلد۵ ص۴۱۰) میں درج ہے کہ، جب عمر بن سعد کربلا پہنچ گیا تو اس نے ''عزرۃ بن قیس احمسی'' سے کہا کہ امامؑ کے پاس جا کر ان سے کربلا آنے کا مقصد معلوم کرے، چونکہ عزرہ ان لوگوں میں تھا جنہوں نے خطوط لکھ کر کوفہ آنے کی دعوت دی تھی لہٰذا اس نے شرمساری کی وجہ سے جانے سے انکار کر دیا، عمر سعد نے دوسرے سردارانِ کوفہ کو کہ جنہوں نے امامؑ کو خطوط لکھے تھے، ان کے پاس جانے کا کہا مگر کسی نے بھی شرم کے مارے آپ کے پاس جانے کی جرأت نہیں کی، البتہ ان میں سے ایک شخص نے اس بات کی حامی بھر لی جس کا نام کثیر بن عبداللہ شعبی تھا، اور یہ نہایت ہی گستاخ انسان تھا، اس نے کہا:

''میں ان کے پاس جاتا ہوں، اگر آپ کہیں تو میں انہیں قتل بھی کر دوں!!''

عمر نے کہا:

''میرا فی الحال یہ مقصد نہیں ہے، میں یہی چاہتا ہوں کہ ان سے کربلا آنے کا مقصد پوچھوں''

کثیر امامؑ کی طرف روانہ ہو گیا، امامؑ کے ایک جان نثار ساتھی نے جن کا نام ''ابو ثمامہ صائدی'' تھا، اسے اپنی طرف آتا دیکھ کر امامؑ کی خدمت میں عرض کیا ''یہ شخص جو ہماری طرف آ رہا ہے روئے زمین کا بدترین انسان ہے'' جب وہ قریب آیا تو ابو ثمامہ نے آگے بڑھ کر اسے روک لیا اور کہا:

''اپنی تلوار یہیں پر رکھ کر امامؑ کی خدمت میں جاؤ''

اس نے کہا:

''خدا کی قسم میں ایسا ہرگز نہیں کروں گا، چونکہ میں صرف ایلچی کی حیثیت سے آیا ہوں، اگر جانے دو گے تو جا کر اپنا پیغام ان تک پہنچاؤں گا، ورنہ واپس لوٹ جاؤں گا''

ابو ثمامہ نے کہا:

''پھر ایسا ہو گا کہ: ''میں اپنا ہاتھ تمہاری تلوار پر رکھوں گا اور تم اپنا پیغام امامؑ تک پہنچا دینا''

اس نے کہا: ''بخدا! میں ایسا کام ہرگز نہیں کرنے دوں گا''

ابو ثمامہ نے کہا:

''تو پھر اپنا پیغام مجھے بتاؤ میں اسے امامؑ کی خدمت میں پہنچا دوں گا، کیوں کہ تم ایک خراب آدمی ہو

میں نہیں چاہتا کہ تم امامؑ کے پاس جاؤ!!''

اس قسم کی متنازعہ گفتگو کے بعد کثیر بن عبداللہ، امام علیہ السلام سے ملاقات کئے بغیر واپس چلا گیا اور عمر سعد کو سارا ماجرا جا کر سنا دیا، عمر نے ایک دوسرا شخص بنام ''قرہ بن قیس حنظلی'' کو اپنے پاس بلا کر کہا:

''حسینؑ کے پاس جا کر ان سے یہاں پر آنے کا مقصد دریافت کرو''

عمر سعد کا حکم پا کر وہ امامؑ کی طرف روانہ ہوا، اسے آتا دیکھ کر امامؑ نے اپنے اصحاب سے پوچھا:

''اس آدمی کو پہچانتے ہو؟''

حبیب بن مظاہر نے عرض کیا:

''جی ہاں! یہ بنو تمیم کا ایک آدمی ہے ہم اسے اچھا آدمی سمجھتے تھے، اور میرا گمان نہیں تھا کہ وہ ایسا ثابت ہو گا''

اتنے میں قُرّہ بن قیس بھی امامؑ کے پاس پہنچ گیا، سلام عرض کرنے کے بعد امامؑ کی خدمت میں پیغام پہنچایا، امامؑ نے فرمایا: ''تمہارے شہر کے لوگوں نے، مجھے خط لکھ کر بلایا ہے، اگر تم لوگ میرے آنے پر راضی نہیں ہو تو میں واپس چلا جاتا ہوں''

یہ سن کر قرہ، واپس جانے لگا تو جناب حبیب نے اسے فرمایا:

''قرہ! افسوس ہے تجھ پر، کیوں ظالموں کی طرف واپس جا رہے ہو؟ تم اس شخصیت ــــ (یعنی امام حسین علیہ السلام) ــــ کی مدد کرو جن کے آباء و اجداد کے ذریعہ تم نے ہدایت پائی ہے''

قرہ نے کہا:

''میں اپنے ذمہ لگائے ہوئے کام کو انجام دے لوں اور امامؑ کا جواب عمر سعد تک پہنچا لوں پھر اس بارے میں سوچوں گا''

پس وہ عمر سعد کے پاس چلا گیا اور اسے تمام تفصیلات سے آگاہ کیا، یہ سن کر عمر سعد نے کہا:

''امید ہے کہ خدا مجھے حسینؑ کے ساتھ جنگ کرنے سے بچا لے گا''

## عمر سعد کا خط:

حسان بن فائد راوی ہے کہ: ''میں ابن زیاد کے پاس بیٹھا تھا کہ عمر سعد کا خط اس کے پاس لایا گیا، اور اس خط

میں تحریر تھا کہ:

''جب میں اپنے لشکر کے ساتھ حسینؑ اور اس کے ساتھیوں کے پاس جا کر قیام پذیر ہوا، تو اس کی طرف ایک قاصد بھیجا کہ اس کے یہاں آنے کا مقصد دریافت کرے، تو اس نے جواب میں کہا: ''اہلِ کوفہ نے مجھے خط لکھ کر اور اپنے قاصد میرے پاس بھیج کر مجھے بلایا ہے، اگر میرے آنے پر راضی نہیں ہو تو میں واپس چلا جاتا ہوں''

ابن زیاد نے عمر سعد کا خط پڑھ کر یہ شعر پڑھا:

اَلآنَ وَقَدْ عَلِقَتْ مُخَالِبُنَا بِهِ ــــــ يَرْجُوْ النَّجَاةَ وَلَاتَ حِيْنَ مَنَاصٍ

یعنی اب جبکہ وہ ہمارے چنگل میں پھنس چکا ہے تو بچنے کی امیدیں وابستہ کر لی ہیں، مگر اب وقت فرار کہاں؟

## ابن زیاد کا خط ابن سعد کے نام:

(تاریخ طبری جلد نمبر ۵ ص ۴۱۱) میں لکھا ہے کہ ابن زیاد نے عمر سعد کو لکھا کہ:

''تمہارا خط مجھے ملا، اس کے مضمون سے مطلع ہوا، حسین بن علیؑ سے کہو کہ وہ خود اور اس کے تمام یار وانصار یزید کی بیعت کریں، اگر وہ ایسا کرتے ہیں تو پھر ہم بعد میں اپنے نقطہ نظر سے مطلع کریں گے''

(بحار الانوار جلد ۴۴ ص ۳۸۵) میں ہے کہ، جب یہ خط عمر سعد کے پاس پہنچا تو اس نے پڑھ کر کہا: ''معلوم ہوتا ہے کہ ابن زیاد صلح وعافیت نہیں چاہتا''

اس نے اس خط کا ذکر امام حسین علیہ السلام سے نہیں کیا، کیونکہ اسے معلوم تھا کہ فرزند رسولؐ یزید کی بیعت ہرگز نہیں کریں گے''

## خوف و ہراس کی فضا:

(الاخبار الطّوال ص ۲۵۳ میں ہے کہ) ابن زیاد عمر سعد کو کربلا روانہ کرنے کے بعد کربلا کی طرف لاتعداد اور بے شمار سپاہ بھیجنے کی سوچ میں پڑ گیا، چنانچہ بعض مورخین نے لکھا ہے کہ: ''کوفہ کے لوگ امام حسین علیہ السلام کے ساتھ جنگ کرنے کو سخت ناپسند کرتے تھے، ابن زیاد جسے بھی امامؑ کے ساتھ جنگ کرنے کیلئے بھیجتا وہ وہاں سے واپس آجاتا، لہٰذا اس نے ''سوید بن عبدالرحمٰن'' نامی شخص کے ذمہ یہ ڈیوٹی لگائی کہ وہ اس بارے میں تحقیق کرے کہ لوگ جنگ سے فرار کیوں اختیار

کر رہے ہیں اور بھاگ کر آنے والے کو گرفتار کر کے میرے پاس بھیج دے۔''

چنانچہ سوید نے ایک شخص کو اس وقت گرفتار کر کے ابن زیاد کے پاس بھیج دیا جب وہ کسی اہم کام کے سلسلے میں لشکر گاہ سے کوفہ کی جانب آرہا تھا تو اسے گرفتار کر کے ابن زیاد کی طرف بھیج دیا، اور ابن زیاد نے حکم دیا کہ اس کا سر قلم کر دیا جائے، تاکہ لوگوں کو عبرت حاصل ہو اور کوئی بھی اس کی حکم عدولی کی جرأت نہ کر سکے۔

مورخین نے لکھا ہے کہ وہ شامی اپنی میراث کے حصول کے سلسلہ میں کوفہ آیا ہوا تھا۔

## ابن زیاد نُخیلہ میں:

یاد رہے کہ ''نخیلہ'' کوفہ کے نزدیک اور شام کے راستے پر ایک جگہ کا نام ہے، اسے ایک چھاونی کی حیثیت حاصل تھی اور اطراف کے لشکر وہاں پر جمع ہو کر میدان جنگ کی طرف روانہ ہوتے تھے۔

(انساب الاشراف جلد۳ ص ۱۷۸) میں ہے کہ، ابن زیاد بذاتِ خود کوفہ سے نخیلہ کی طرف چل پڑا، اور ایک قاصد کو حصین بن تمیم ___ یا بقولے حصین بن نمیر ___ کی طرف قادسیہ کی طرف بھیج کر اسے اپنے پاس بلا لیا چنانچہ وہ بھی اپنے ہمراہ چار ہزار افراد کے لشکر کے ساتھ نخیلہ پہنچ گیا، پھر اس نے کثیر بن شہاب حارثی، محمد بن اشعث، قعقاع بن سوید اور اسماء بن خارجہ کو بھی یہیں پر طلب کر لیا، اور وہ بھی یہاں پہنچ گئے، اس نے ان سب کے ذمہ یہ کام سونپا کہ سب لوگ کوفہ کے اندر گشت کریں اور لوگوں کو یزید اور میری اطاعت کا حکم دیں، اور انہیں نافرمانی اور فتنہ برپا کرنے سے ہر ممکن روکیں اور انہیں لشکر گاہ کی طرف بلائیں۔

چنانچہ چاروں لوگوں نے ابن زیاد کے فرمان کے مطابق عمل کیا، اس کے بعد تین لوگ تو ابن زیاد کی طرف نخیلہ واپس آ گئے اور کثیر بن شہاب کوفہ ہی میں ٹھہر گیا، اور وہ شہر کے گلی کوچوں میں گشت کرتا رہا اور لوگوں کو ابن زیاد کے لشکر کے ساتھ مل جانے کی تشویق دلاتا تھا اور امام علیہ السلام کی نصرت و یاری سے روکتا تھا۔

ابن زیاد نے عمر سعد کے ساتھ رابطہ قائم رکھنے کیلئے گھڑ سواروں کے ایک دستے کو اپنے ساتھ خصوصی طور پر رکھ لیا تاکہ ہنگامی طور پر اس سے کام لیا جا سکے۔

جب ابن زیاد نخیلہ چھاونی میں تھا، تو ''عمارہ بن ابی سلامہ'' نے پختہ ارادہ کر لیا تھا کہ ابن زیاد کو قتل کریں گے، لیکن وہ اپنے منصوبے میں کامیاب نہ ہو سکے اور کربلا کی طرف چلے گئے، اور امامؑ کے ساتھ جا ملے اور آپ ہی کے ساتھ جام شہادت نوش فرمایا۔